REGD. No L 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

خطبہ نمبر ۳۳ — فون ۲۹۷۹

روزنامہ **الفضل** لاہور

جمعہ ۸ ذوالحجہ ۱۳۶۹ھ

قیمت ۱۰ر

جلد ۴/۳۸ | ۲۲ تبوک ۱۳۲۹ ہش / ۲۲ ستمبر ۱۹۵۰ء | نمبر ۲۱۸

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی لاہور میں تشریف آوری!

لاہور ۲۱ ستمبر۔ الحمد للہ کہ آج صبح پاکستان ایکسپریس کے ذریعے سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز معہ اہل بیت و خدام بخیر و عافیت لاہور تشریف لے آئے سٹیشن پر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی بمکرم شیخ بشیر احمد صاحب امیر جماعت لاہور محترم پروفیسر محمد اسلم صاحب ایم اے نائب امیر صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب اور صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کے علاوہ جماعت احمدیہ لاہور کے بہت سے احباب خیر مقدم کے لئے موجود تھے۔ حضور نے سب کو مشرف مصافحہ بخشا۔ اور پھر بذریعہ کار رتن باغ تشریف لے گئے۔

لاہور ۲۱ ستمبر۔ جناب پرائیویٹ سیکرٹری صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو رستہ میں ہوا لگنے کی وجہ سے کھانسی تیز ہو گئی ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

لاہور ۲۱ ستمبر۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالیہ کو گرنے سے چوٹ آ گئی تھی۔ جس سے بدن میں درد ہے اور کسی قدر بخار بھی ہے۔ احباب موصوفہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

لاہور ۲۱ ستمبر۔ جناب نواب عبداللہ خان صاحب کی طبیعت اچھی ہے مگر قدرے ضعف باقی ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

امریکی فوج آج آدھی رات تک سیئول پر قابض ہو جائے گی

کوریا ۲۱ ستمبر۔ شمالی کوریا کے تیرھویں ڈویژن کے دستوں نے امریکی فوج کے سامنے ہتھیار ڈال دئے ہیں۔ امریکی فوج اب سیئول کی بیرونی بستیوں میں پہنچ چکی ہے اور امید کی جاتی ہے کہ آج آدھی رات تک وہ سیئول میں داخل ہو جائیں گی۔ امریکی فوج کو حکم دے دیا گیا ہے کہ وہ سیئول کے صنعتی علاقے کو تباہ کر دے تا کہ اس علاقے میں دشمن کوئی کارروائی نہ کر سکے۔ جنوبی محاذ کی طرف سے بھی سیئول پر دباؤ بڑھ رہا ہے۔ مگر اس جگہ کمونسٹ فوج سخت مزاحمت کر رہی ہے۔ جنرل میکارتھر آج جنگی محاذ کا جائزہ لینے کے بعد واپس ٹوکیو پہنچ گئے۔

آج اسی ہزار مسلمانوں نے فریضۂ حج ادا کیا

مکہ معظمہ ۲۱ ستمبر۔ عید قربان کے موقع پر آج کوہ عرفات پر مسلمانوں کا سب سے بڑا اجتماع ہوا۔ ساری دنیا سے اسی ہزار سے زیادہ مسلمان حجاز پہنچ چکے ہیں عرفات پر فریضہ حج کے پہلے رکن سے فارغ ہو کر آج سہ پہر کو لاکھوں جانوروں کی قربانی کی گئی۔ مکہ میں عید کا پہلا دن جمعہ ہے اور اس کی رسوم ہفتہ اور اتوار کو بھی جاری رہیں گی۔

دریائے راوی میں پانی اترنا شروع ہو گیا!

لاہور ۲۱ ستمبر۔ دریائے راوی کا پانی آج صبح ساڑھے پندرہ فٹ تک بلند ہو کر ٹھہر گیا۔ یہ بلندی ۱۶ ستمبر کے سیلاب سے تین انچ زیادہ ہے۔ امید کی جاتی ہے۔ کہ آئندہ ۲۴ گھنٹوں میں پانی خاصہ اتر جائے گا۔ آج صبح سردار عبدالرب نشتر گورنر پنجاب نے ریلوے ٹرالی میں بیٹھ کر شاہدرہ کے قریب سیلاب کا جائزہ لیا۔ اور بعض سیلاب زدگان سے گفتگو کی۔ شاہدرہ کے قریب بجلی کے پاور ہوس کو پانی کی زد سے بچانے کے لئے جو انتظامات کئے گئے ہیں آپ نے ان کا بھی معائنہ فرمایا۔ یہ انتظامات نہایت کامیاب رہے ہیں۔ اور شہر میں بجلی کی سپلائی کی کوئی روک پیدا نہیں ہوئی۔

سردار نشتر شاہی مسجد کے قریب پرانی تاریخی قلعہ میں پناہ گزینوں کے کیمپ میں بھی تشریف لے گئے۔

اکاؤنٹنٹس کا محکمانہ امتحان ملتوی

لاہور ۲۱ ستمبر۔ ایک سرکاری اطلاع ہے کہ لوکل باڈیز کے اکاؤنٹنٹوں کا جو محکمانہ امتحان ۲۵ ستمبر سے شروع ہونا قرار پایا تھا۔ اب ۹ اکتوبر ۱۹۵۰ء سے شروع ہوگا۔ تمام صوبہ میں سیلاب آنے کی وجہ سے امتحان میں شامل ہونے والے اشخاص کے لئے یہ نہایت مشکل ہوگا کہ وہ بغیر کسی قسم کی تکلیف اور وقت کے لاہور پہنچ سکیں۔

"حقوق کی جنگ میں پاکستان عربوں کی پوری حمایت کریگا" — ظفر اللہ خان

فلشنگ میڈو ۲۱ ستمبر۔ اس دفعہ جنرل اسمبلی کے اجلاس کے موقعہ پر ظاہراً عرب وفود پہلے سے زیادہ متحد ہیں چنانچہ حالات کے اس نازک دور میں مشرق وسطیٰ میں اسلامی مفاد کی حمایت کے لئے پاکستان کی کوششوں کو وہ بہ نظر استحسان دیکھتے ہیں۔ چوہدری محمد ظفر اللہ خان نے اسٹار کو بتایا کہ اس اہم اجلاس کی کامیابی بڑی حد تک خیر سگالی کے جذبات پر منحصر ہے اور انہوں نے اسلامی وفود کو یقین دلایا ہے کہ اسلام کے حقوق کی جنگ میں پاکستان عربوں کی حمایت کرے گا عربوں کو اقوام متحدہ کے اس اجلاس کی فیصلہ کن نوعیت کا پورا احساس ہے۔ عراقی لیڈر نے کہا ہے کہ یہ اجلاس اقوام متحدہ کی بحالی یا اس کی تباہی پر منتج ہوگا۔ لبنانی لیڈر نے کہا کہ عرب۔ عرب لیگ اور اقوام متحدہ کے میثاق کے اصولوں کے لئے جو امن اور انصاف پر مبنی ہیں۔ جدوجہد کریں گے۔

شام کے فارس بے الخوری نے کہا کہ جب تک جنرل اسمبلی دو مخالف کیمپوں میں بٹی ہوئی ہے انہیں کسی نتیجہ کی توقع نہیں ہے غیر جانبدار جماعت کو انصاف کے لئے جنگ کرنی چاہیئے اور اس کے مطابق ووٹ دینا چاہیئے۔

یمن کے نائب وزیر خارجہ نے کہا کہ اس اجلاس میں عالمی امن کا فیصلہ ہو جائے گا۔ انہوں نے چھوٹی قوموں سے اپیل کی۔ کہ وہ اقوام متحدہ کے میثاق کے اصولوں سے اپنے کو وابستہ رکھیں۔

گورنمنٹ کالج میں طبی اور عملی نفسیات کا جدید شعبہ

لاہور ۲۱ ستمبر۔ جناب قاضی اسلم پروفیسر اور ہیڈ شعبہ نفسیات گورنمنٹ کالج نے ایک بیان میں بتایا کہ گورنمنٹ کالج کے شعبہ نفسیات میں معمولی تعلیم اور ریسرچ کے علاوہ طبی اور عملی نفسیات کا شعبہ بھی بڑھا دیا گیا ہے۔ پنجاب حکومت کی فیاضانہ گرانٹ سے ایسا ممکن ہوا ہے۔ اب ہم سکولوں۔ کالجوں کے طلبہ اور دیگر ایسے نوجوانوں کو بچانے کے قابل ہو جائیں گے جنہیں کوئی ایسا دماغی عارضہ لاحق ہو جو ان کے نارمل ذہنی اور جذباتی ارتقاء میں حائل ہو۔

توقع ہے کہ اس نئے شعبہ کی ماتحت والدین۔ مدرسین اور اطباء کے فائدہ کے لئے زیر لیکچروں کا بھی انتظام کیا جائے گا۔ ایم اے نفسیات کی کلاسز میں داخلہ حسب معمول کالج کے افتتاح پر ہوگا۔ طبی اور عملی نفسیات کا شعبہ بھی ایم اے کی تعلیم میں مددگار ہوگا۔

"پاکستان کو کشمیر پر حملہ آور قرار دیا جائے" (پنت)

ناسک ۲۱ ستمبر۔ آل انڈیا کانگرس کے کھلے اجلاس میں آج فرقہ پرستی کی مذمت کے سلسلے میں قرارداد پر بحث ہوتی رہی۔ اس سلسلے میں پنڈت نہرو نے تقریر کرتے ہوئے کہا میں نے مسٹر لیاقت علی وزیر اعظم پاکستان کے ساتھ جو سمجھوتہ کیا تھا۔ اس سے دونوں ملکوں کی اقلیتوں کو بہت فائدہ پہنچا ہے۔ اس معاہدہ پر پوری کامیابی سے اسی صورت میں عمل کیا جا سکتا ہے۔ جبکہ دونوں طرف کا اکثریتی طبقہ اقلیت کا اعتماد اور بھروسہ حاصل کرنے کی کوشش کرے۔ یوپی کے وزیر اعظم پنڈت پنت نے مسئلہ کشمیر کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ اب بھی وقت ہے کہ سلامتی کونسل کوئی معقول رویہ اختیار کرے۔ اور پاکستان کو حملہ آور قرار دے پورا کشمیر بھارت کو دلائے۔

لیک سکسیس

لیک سکسیس ۲۱ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ آئندہ ہفتے کے شروع میں مسٹر ڈکسن کی رپورٹ باضابطہ طور پر حفاظتی کونسل میں پیش کر دی جائے گی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ادب کے لحاظ سے خدا تعالیٰ کہنا چاہیئے

اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہوئے محض "خدا" یا "اللہ" کہنا غیر مناسب معلوم ہوتا ہے۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ اللہ تعالیٰ کا نام لیتے وقت "اللہ تعالیٰ" یا "خدا تعالیٰ" کہا کریں۔ کیونکہ انبیاء علیہم السلام کی بعثت کی غرض الٰہی صفات اور عظمت کو قائم کرنا ہے اس لئے زبان پر بھی اللہ تعالیٰ کا نام آتے وقت اس کی بلندی شان کا اظہار ہونا چاہیئے۔

مجھے یاد ہے کہ ایک دفعہ رتن باغ میں میرے عرض کرنے پر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ادب کے لحاظ سے خدا تعالیٰ ہی کہنا چاہیئے۔

سراج الدین

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور پاکستان سے شائع کیا

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

توحیدِ الٰہی کے لئے بے پناہ غیرت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"میں کہتا ہوں تمہیں خدا تعالیٰ کے کلام کے ساتھ اس قدر کیوں دشمنی ہے؟ کیا تم کو یہی اچھا معلوم ہوتا ہے کہ مسیح کی خدائی ثابت کرو؟ عیسائیوں کے اس خدا کو کہیں مرنے تو دو۔ تعجب کی بات ہے کہ ایک طرف تو تم کہتے ہو کہ ہم مسیح کو محض ایک بندہ اور نبی مانتے ہیں۔ دوسری طرف ان کی طرف ایسے عقیدے رکھنا چاہتے ہو جو ان کو خدا بناتے ہیں۔ اس کی وہی مثال ہے کہ ایک شخص کسی کی نسبت کہتا ہے کہ وہ مرگیا۔ مگر دوسرا کہتا ہے کہ نہیں مرا تو نہیں صرف بدن ٹھنڈا ہے نبض نہیں چلتی اور سانس نہیں آتا۔ اے دانشمند و غور تو کرو اس کے مرنے میں کیا شک رہا۔ جس کی زندگی کا کوئی بھی اثر پایا نہیں جاتا۔

تم کہتے ہو کہ مسیح خدا نہیں مگر مانتے ہو کہ وہ آج تک زندہ ہے۔ اور زمانہ کے اثر سے محفوظ اور لا تبدیل اور غیر متغیر ہے۔ تم کہتے ہو کہ مسیح خالق نہیں مگر مانتے ہو کہ اس نے کچھ چڑیاں بھی بنائی تھیں جو ان چڑیوں میں مل جل گئی ہیں۔ تم کہتے ہو کہ مسیح عالم الغیب نہیں۔ مگر یہ مانتے ہو کہ وہ تمہارے کھانے پینے کی چیزوں اور تمہارے گھروں کے ذخیروں کی اطلاع دیتا تھا۔ بڑی شرم کی بات ہے کہ مسلمان کہلا کر ایک خدا کو تمام صفاتِ کاملہ سے موصوف مان کر پھر اس کی صفات ایک عاجز انسان کو دو۔ کچھ تو خدا کا بھی خوف کرو۔ یہی باتیں ہیں جنہوں نے قوم نصاریٰ کو جرأت دلا دی۔ اور انہوں نے تمہاری قوم کا ایک بڑا حصہ گمراہ کر ڈالا۔

تمہیں کب خبر ہوگی جب سارا گھر لٹ چکے گا۔ تم میرے ساتھ دشمنی نہیں کرتے۔ مگر اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہو۔ میں نے کونسی انوکھی بات کہی۔ میں تم سے کیا مانگتا ہوں۔ پھر مجھ سے عداوت کی کیا وجہ؟ کیا اس لئے کہ میں کہتا ہوں کہ دنیا میں ایک ہی کامل انسان گزرا ہے۔ جس کا نام محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہے؟ کیا اس لئے کہ میں کہتا ہوں کہ مسیح کے درجات کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے درجات سے ہرگز نہ بڑھاؤ۔ اس لئے کہ وہ (مسیح) ان صفات سے ہرگز موصوف نہیں۔ جن سے تم اس کو موصوف مانتے ہو۔ خدا کے لئے سوچو یاد رکھو کہ آخر مرنا ہے اور خدا کے حضور جانا ہے"۔

(از تقریر جلسہ سالانہ ۲۸ر دسمبر ۱۸۹۹ء)

(مرسلہ: قاضی علی محمد خطیب جامع مسجد احمدیہ شہر سیالکوٹ)

اعلان انتخاب عہدہ داران

تمام جماعت ہائے احمدیہ پاکستان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ تمام ایسے تقرر عہدہ داران جو کہ گزشتہ سالوں میں منظور کئے جا چکے ہیں۔ ان کی منظوری ۳۰ر اپریل ۱۹۵۰ء پر ختم ہو چکی ہے۔ اس کے بعد نیا انتخاب ہو کر مرکز میں اطلاع آنی چاہیئے۔ مگر باوجود کئی اعلانوں کے ابھی تک کئی جماعتوں نے نئے انتخابات کر کے اطلاع نہیں دی۔ اس اعلان کے ذریعہ پھر جماعتوں کی توجہ کو اس طرف مبذول کرایا جاتا ہے کہ وہ اپنے اپنے عہدہ داران کے انتخابات سے دفتر ہذا کو جلد از جلد مطلع فرمائیں۔

انتخابات حسب قواعد مطبوعہ اخبار الفضل ۲۶ر مارچ ۱۹۵۰ء ہونے چاہئیں۔ اور انتخاب کی جو رپورٹ نظارت علیا میں بغرض منظوری روانہ کی جائے۔ اس پر دو ایسے احباب کے دستخط ہونے لازمی ہیں۔ جو اجلاس انتخاب کی کارروائی میں شریک رہے ہوں مگر کسی عہدہ کے لئے منتخب نہ ہوئے ہوں۔ اور اسی طرح صدر اجلاس انتخابات کے دستخط ہونے بھی لازمی ہیں۔ بعض جماعتیں بغیر ان قواعد کی پابندی کے انتخاب بھجوا دیتی ہیں۔ جو کہ لازماً واپس کرنے پڑتے ہیں۔ جس سے علاوہ مصارف ڈاک کے منظوری میں تاخیر واقع ہوتی ہے۔ لہٰذا تاکیدی طور پر تحریر کیا جاتا ہے کہ قواعد کے مطابق انتخاب بھجوا کر اپنے اور نظارت ہذا کے قیمتی وقت اور زائد مصارف ڈاک کو بچائیں۔

(ناظر اعلےٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان)

حکیم عبدالرحمٰن صاحب مرحوم کے ورثاء توجہ کریں

حکیم عبدالرحمٰن صاحب مرحوم مہاجر آف قادیان گزشتہ دنوں لاہور میں وفات پا گئے ہیں لاہور میں ان کا جو سامان وغیرہ تھا وہ اس وقت جماعت احمدیہ لاہور کی تحویل میں ہے۔ ان کے ورثاء کو چاہیئے کہ وہ فوراً نظارت امور عامہ یا دار القضاء ربوہ میں اپنا دعوےٰ پیش کر دیں تاکہ ان کے ترکہ کی تقسیم کی جا سکے۔ (قاضی) محمد اسلم۔ (نائب امیر جماعت احمدیہ لاہور)

تعلیم الاسلام کالج لاہور میں اپنے بچوں کو داخل کیجیے

کیونکہ ــــ

(۱) تعلیم الاسلام کالج میں دنیوی تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم بھی دی جاتی ہے

(۲) کالج کا ماحول خالص اسلامی ماحول ہے اور فضا پرسکون

(۳) اکثر پروفیسر واقف زندگی دین کو سیکھنے اور اس پر غور کرنے والے محنتی اور تجربہ کار ہیں۔

(۴) کالج کے ہوسٹل میں رہنے والے طلباء نماز باجماعت ادا کرتے ہیں۔ نیز قرآن مجید۔ احادیث اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا درس سنتے ہیں۔

(۵) طلباء کی اخلاقی نگرانی کی جاتی ہے

(۶) اساتذہ طلباء کی بہبود میں ذاتی انفرادی دلچسپی لیتے ہیں

(۷) سامان سائنس جدید ترین آلات پر مشتمل ہے۔

(۸) اخراجات دیگر کالجوں کی نسبت بہت کم ہیں۔

(۹) علوم و فنون جدیدہ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں سکھائے جاتے ہیں

(۱۰) طلبہ کے اندر صحیح دینی جذبہ پیدا کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

(۱۱) سالانہ نتائج لاہور کے کئی کالجوں سے بہتر رہے۔

داخلہ کی تاریخیں ــ سیکنڈ ایر۔ تھرڈ ایر۔ فورتھ ایر۔ ایم اے۔ ایم ایس سی۔ ۳۰ ستمبر تا ۱۱ر اکتوبر

فرسٹ ایر ایف اے۔ ایف ایس سی ۳۰ر ستمبر

تفصیلات کے لئے پراسپکٹس طلب فرمائیے:۔

(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج لاہور)

ایک افسوسناک حادثہ

پیر محی الدین صاحب پائیلٹ آفیسر کی وفات

نہایت افسوس ناک اطلاع موصول ہوئی ہے کہ پائیلٹ آفیسر پیر محی الدین صاحب مورخہ ۱۹/۹/۵۰ کو پشاور میں ہوائی جہاز گرنے کے حادثہ سے وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ عزیز مرحوم حضرت پیر اکبر علی صاحب رضی اللہ عنہ کے سب سے چھوٹے بیٹے تھے۔ بچپن سے ہی نہایت متدین اور احمدیت کے ساتھ والہانہ وابستگی رکھنے والے نوجوان تھے۔ مجھے یاد ہے بچپن میں جبکہ مرحوم کی عمر کوئی دس گیارہ برس ہوگی ایک روز مرحوم اپنے بھائی پیر معین الدین صاحب (جو اب ایم۔ ایس سی ہیں اور خدا کے فضل سے واقف زندگی ہیں اور سلسلہ کی طرف سے انگلینڈ گئے ہوئے ہیں) سے بحث کر رہے تھے کہ میرا نام تمہارے نام سے افضل ہے۔ میرے نام کے معنے ہیں دین کو زندہ کرنے والا۔ دین زندہ ہوگا تو معین الدین (دین کی مدد کرنے والا) مدد کر سکے گا۔ اس پر معین الدین (کہ وہ بھی ان دنوں کم سن ہی تھے) نے کہا کہ بھئی مدد کرنے والے مدد کریں گے تبھی تو محی الدین اپنے مقصد میں کامیاب ہوگا۔ امریکہ میں ٹریننگ کے دوران میں مرحوم نے رمضان کے سارے روزے رکھے اور نمازوں کی التزام سے پابندی تو بچپن سے ہی مرحوم کا شعار تھا۔ امریکہ میں ہوائی جہاز کے ایک زبردست تباہ کن حادثہ میں مرحوم بفضلہ تعالےٰ بچ گئے تھے کچھ ضربات آئیں جن سے صحت یاب ہونے پر مرحوم کو اجازت دی گئی کہ باقی ٹریننگ پاکستان جا کر حاصل کر سکتے ہیں۔ لیکن مرحوم نے اصرار کر کے امریکہ میں ہی مکمل ٹریننگ حاصل کی۔ پاکستان واپس آنے پر مرحوم کو محکمہ کی طرف سے گراؤنڈ ڈیوٹی کی بھی پیشکش کی گئی۔ لیکن مرحوم نے کہا کہ قوم و ملک کو طیارہ ران نوجوانوں کی ضرورت ہے جو قوم اس ضمن میں پیچھے رہ جائے گی وہ مغلوب ہو جائے گی۔ میں چونکہ ٹریننگ لے چکا ہوں۔ اس لئے ملی مفاد کے پیش نظر میں گراؤنڈ ڈیوٹی کی بجائے پائیلٹ افسری کو ترجیح دیتا ہوں۔

عزیز مرحوم کے طیارہ ران ساتھی مرحوم کی متدین زندگی اور اپنے کام میں خاص مہارت سے بے حد متاثر تھے۔ عزیز مرحوم کی نعش بذریعہ طیارہ سرگودھا پہنچائی گئی، اور وہاں سے ربوہ لے جا کر مرحوم کو دفن کیا گیا۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالےٰ عزیز مرحوم کو اپنی خاص جوار رحمت میں جگہ دے اور غمگین والدہ اور حزین بھائیوں اور سب پسماندگان کو صبر جمیل اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین

خاکسار:۔ مبارک احمد

خطبہ جمعہ ۳۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہم کو خدا تعالیٰ نے اس لئے بھیجا ہے تاکہ اُس کی حکومت دُنیا میں قائم ہو

چاہیئے کہ محلّے محلّے میں مسجد ہو تاکہ سب دوست باجماعت نماز ادا کر سکیں

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۸ ستمبر ۱۹۵۰ء ــــــ بمقام کراچی

مرتبہ۔ مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل

جماعت احمدیہ کراچی نے حال ہی میں وکٹوریہ روڈ میگزین لین میں ایک شاندار دو منزلہ مسجد قریباً ایک لاکھ روپے کی لاگت میں تعمیر کی ہے۔ اس مسجد کی تیاری اور تعمیر کے انچارج مکرم شیخ عبدالحق صاحب ایس ڈی او تھے۔ جنہوں نے نہایت محنت اور اخلاص کے ساتھ اس کام کو پایۂ تکمیل تک پہونچایا۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کراچی میں تشریف آوری کے بعد ۸ ستمبر کو اس مسجد میں حسب ذیل خطبہ ارشاد فرمایا:۔

تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

سب سے پہلے تو میں جماعت کے دوستوں کو اس بات کی

مبارکباد

دیتا ہوں کہ ان کو خدا تعالیٰ نے یہاں مسجد بنانے کی توفیق عطا فرمائی۔ میں نے دو دفعہ یہاں تقریر کی ہے۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ دونوں دفعہ ایک ہی ہال میں تقریر ہوئی تھی یا الگ الگ ہال تھے۔ بہرحال اوپر کے برآمدوں اور نیچے کے برآمدوں کو ملا کر یہ مسجد ان ہالوں سے بڑی نظر آتی ہے۔ جب انسان خدا تعالیٰ کے لئے کوئی جگہ بناتا ہے۔ تو آہستہ آہستہ اللہ تعالیٰ اس کی ترقی کے سامان بھی پیدا کر دیتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو وقتاً فوقتاً اس قسم کے الہام ہوتے رہتے تھے۔ کہ آپ اپنے مکانات کو وسیع کریں۔ تاکہ آنے والے لوگ وہاں آکر رہیں چنانچہ ان الہامات میں سے ایک یہ بھی الہام تھا کہ وسّع مکانک اپنے مکان کو وسیع کرو۔ میں ہمیشہ ہی جماعت کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا رہا ہوں کہ اپنی حیثیت کے مطابق ان کو مسجدیں بناتے رہنا چاہیئے۔ لیکن افسوس ہے کہ جماعت ہمیشہ ہی اپنی توفیق سے زیادہ بڑی جگہ کی تلاش میں رہتی ہے۔ یہ مسجد بھی غالباً نہ بنتی اگر آج سے آٹھ دس سال پہلے مجھے متواتر یہاں آنے کا موقعہ نہ ملتا۔ اور جماعت پر یہ زور دینے کا موقعہ نہ ملتا۔ کہ جس طرح بھی ہو زمین خرید لو۔ چنانچہ میرے ایک ایسے ہی سفر کے زمانہ میں یہ زمین دیکھی گئی۔ اس وقت بھی بعض مقامی دوستوں کی تجویز تھی کہ اس سے بڑی جگہ لینی چاہیئے مگر میں نے کہا کہ زمین جو بھی ملتی ہے لے لو اور بڑی کا انتظار نہ کرو۔ ایسا نہ ہو کہ یہ بھی ہاتھ سے جاتی رہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ آج خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ جگہ آباد ہے۔ اور یہاں

ایک شاندار مسجد

بنی ہوئی ہے۔ مجھے یاد ہے کہ جماعت کا ایک حصہ اس کی تائید میں تھا۔ اور دوسرا حصہ اس بات کی تائید میں تھا کہ کوئی اور بڑی جگہ تلاش کی جائے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے جماعت پر فضل کیا۔ اور ان کو ہدایت دی کہ وہ چھوٹی چیز پر قناعت کریں۔ تاکہ اللہ تعالیٰ اس کے بعد ان کے لئے بڑی چیز کے سامان پیدا کرے دنیا میں کوئی مسجد ایسی نہیں بن سکتی جس میں زیادہ سے زیادہ افراد جو ممکن ہوں آسکیں خانہ کعبہ کی مسجد کے برابر شاید کوئی مسجد نہیں۔ لیکن کچھ دن ایسے بھی آتے ہیں۔ جب خانہ کعبہ میں بھی نمازی سما نہیں سکتے۔ اور بازاروں اور دوکانوں پر کھڑے ہو کر لوگ نمازیں پڑھتے ہیں۔ مسجد نبویؐ جو مدینہ منورہ کی ہے اس کا بھی یہی حال ہے۔ کہ اس میں بھی بعض اوقات نمازی پوری طرح سما نہیں سکتے۔ پس یہ خیال غلط ہے کہ ہم آئندہ کی تمام ضرورتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے کوئی مسجد بنائیں۔ اور جب تک ان ضرورتوں کے مطابق مسجد نہ بن سکے۔ ہم ابھی نماز کے لئے کوئی انتظام نہ کریں۔ میں تو سمجھتا ہوں یہ اسی مسجد کی برکت ہے کہ آج سے چار سال پہلے موجودہ نمازیوں سے پانچواں حصہ بھی جماعت نہیں تھی۔ بلکہ جو لوگ مجھے اس وقت نظر آ رہے ہیں۔ ان کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم کہہ سکتے ہیں۔ کہ دسواں حصہ بھی جماعت نہیں تھی صرف ایک کمرہ جماعت نے کرایہ پر لیا ہوا تھا۔ مجھے یاد ہے جب میں جمعہ کے لئے جاتا تو زیادہ سے زیادہ ایک وقت میں تین صفیں ہوا کرتی تھیں۔ بلکہ ایسے جمعے بھی گذرے ہیں۔ جب دو صفیں بھی نہیں بنتی تھیں۔ اور وہ کمرہ اس مسجد کے برآمدہ کے کوئی تیسرے حصہ کے برابر ہو گا۔ حد سے حد نصف ہو گا۔ جب انسان خدا تعالیٰ کے لئے گھر بناتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اس گھر کی آبادی کے بھی سامان پیدا کیا کرتا ہے۔ اب اس خیال میں نہ رہو کہ یہ مسجد ہم نے بنالی ہے۔ اور ہمارا فرض پورا ہو گیا ہے۔ جیسا کہ اس وقت نظر آ رہا ہے اس مسجد کے بنتے ہی یہ مسجد بھر بھی گئی ہے۔

کراچی

کوئی دس میل کے قریب لمبا شہر ہے۔ اور دس میل کے فاصلہ سے لوگ نمازوں کے لئے جمع نہیں ہو سکتے بلکہ جمعہ کی نماز کے لئے بھی پوری طرح نہیں آسکتے لیکن فرض کرو وہ جمعہ کے لئے آبھی جائیں تب بھی باقی ایام میں وہ جمع نہیں ہو سکتے۔ پس یا تو ہمیں یہ فیصلہ کرنا پڑے گا۔ کہ صرف جمعہ کی نماز فرض کر دی جائے۔ اور باقی نمازوں کو باوجود اس کے کہ اسلام نے ان کو فرض قرار دیا ہے غیر ضروری قرار دے دیا جائے۔ اور یا پھر اتنے اتنے فاصلہ پر ہمیں مسجدیں بنانا پڑیں گی کہ قریب کے لوگ آسانی سے جمع ہو کر وہاں پانچوں نمازیں ادا کر سکیں۔

ہماری جماعت کے دوستوں کے متعلق لوگوں میں یہ شکایت پائی جاتی ہے کہ وہ

نماز باجماعت میں سُست

ہیں جہاں تک شکایت کرنے والوں کا تعلق ہے یہ بات غلط ہے کیونکہ شکایت کرنے والا جب شکایت کرتا ہو تو اسکے معنے یہ ہوتے ہیں کہ وہ ان سے بہتر نمونہ دکھا رہا ہے حالانکہ جب وہ یہ کہہ رہا ہوتا ہے کہ جماعت احمدیہ باجماعت نماز میں سست ہے تو اس کی اپنی حالت یہ ہوتی ہے۔ کہ وہ اور اس کے ساتھی نماز میں ہی سست ہوتے ہیں۔ یہ اپنے گھر میں نماز پڑھتا ہے۔ اور وہ نماز پڑھتا ہی نہیں۔ اس کی تو مسجد نہیں ہوتی۔ اس لئے نماز کے لئے نہیں جاتا۔ اور اس کی مسجد ہوتی ہے۔ اور پھر بھی نماز کے لئے نہیں جاتا۔ لیکن ہم نے انسانوں کی بات نہیں دیکھنی ہم نے

خدا کی بات

دیکھنی ہے۔ اور خدا تعالیٰ نے پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ اور یہ پانچ نمازیں باجماعت ادا نہیں ہو سکتیں جب تک نماز پڑھنے والوں کے فرلانگ دو فرلانگ کے فاصلہ پر مسجد نہ ہو۔ ایک میل آرام سے چلیں تو بیس منٹ صرف ہوتے ہیں۔ اگر نصف میل یعنی چار فرلانگ پر مسجد ہو تو اس کے معنے یہ ہیں آخری سرے پر رہنے والے آدمی کو بیس منٹ آنے جانے پر خرچ کرنے پڑینگے اور پانچ نمازوں کے لئے اسے دو ایک گھنٹہ چالیس منٹ صرف کرنے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پڑیں گے۔ اور آج کل کے حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے لوگوں کے لئے روزانہ اتنا وقت آنے جانے کے لئے نکالنا سخت مشکل ہے۔ بلکہ پرانے زمانہ میں بھی لوگ سہولت سے اتنا وقت نہیں نکال سکتے تھے۔ پھر یہ تو مسجد میں آنے جانے کے وقت کا اندازہ ہے۔ کچھ دیر اُسے امام کا انتظار کرنا پڑے گا۔ اور کچھ وقت نماز پر صرف ہوگا۔ ان اغراض کے لئے ایک گھنٹہ چالیس منٹ کو ہمیں کم سے کم دوگنا کرنا پڑے گا۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ روزانہ ایک شخص کو تین گھنٹہ بیس منٹ اس غرض کے لئے صرف کرنے پڑیں گے۔ گویا ہر شخص کا بارہ فی صدی سے زیادہ وقت نماز کے لئے آنے جانے اور نماز پڑھنے پر خرچ ہوگا۔ چند دنوں کے لئے لوگ ایسا کر سکتے ہیں۔ لیکن ساری عمر کے لئے ایسا نہیں کر سکتے۔ چند آدمی ساری عمر کے لئے بھی ایسا کر سکتے ہیں لیکن

سارے آدمی ساری عمر کیلئے

ایسا نہیں کر سکتے۔ پس اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ لوگ نمازوں میں سست ہو جائیں گے۔ اور سست ہونے کے بعد آخر نمازوں کے تارک ہو جائیں گے اور اُن کی آئندہ نسلیں نماز سے دور ہوتی چلی جائیں گی۔ پس جماعت لئے جب یہ جگہ بنائی ہے تو اُسے اب یہ بھی کوشش کرنی چاہیئے کہ کراچی میں جہاں جہاں احمدی زیادہ ہیں۔ اور وہ اس مسجد سے دور رہتے ہیں۔ وہاں بھی چھوٹی چھوٹی مساجد بنادے۔ کیونکہ دوسروں کے گھروں میں جا کر نماز پڑھنا بعض دفعہ فتنہ کا موجب ہو جاتا ہے۔ میں نے دیکھا ہے۔ جس شخص کے گھر پر نماز پڑھی جاتی ہے۔ بعض دفعہ جب اُس سے نماز پڑھنے والا کسی بات میں اختلاف کرتا ہے۔ تو وہ غصہ میں آکر کہہ دیتا ہے۔ کہ تم میرے گھر پر نہ آیا کرو حالانکہ وہ اُس کے گھر پر نہیں جاتا۔ بلکہ مسجد میں جاتا ہے اگر وہ اسے اپنا گھر قرار دیتا۔ تو یہ اُس کے مکان پر نہ جاتا۔ اس رنگ میں دین کی بھی ہتک ہوتی ہے۔ اور آنے والے شخص کی بھی ہتک ہوتی ہے پس پہلے تو مجبوری کی حالت میں یوں کرنا چاہیئے کہ جہاں جہاں جماعت کے دوست اکٹھے ہو سکیں وہاں کسی دوست کے مکان پر اکٹھے ہو کر نمازیں پڑھ لیا کریں۔ پھر اس کے بعد کوشش کرنی چاہیئے کہ

ہر محلہ میں

ایک چھوٹی سی مسجد بنالی جائے۔ چاہے وہ ایک مرلہ کی ہی کیوں نہ ہو۔ بلکہ اگر میونسپل قانون میں اجازت ہو۔ تو معمولی کچی اینٹوں کی ہی مسجد بنالی جائے یا اگر پختہ مسجد بنانی ہے۔ تو ایک ایک اینٹ کی مسجد بنالی جائے۔ مرلہ ۱۵×۱۵ فٹ کا ہوتا ہے۔ اگر بارہ فٹ اونچائی رکھی جائے تو چار دوں دیواروں کے ۲۰، ۲۰ فٹ بن جاتے ہیں۔ دو فٹ بنیاد رکھی جائے۔ تو ایک سو بیس فٹ زائد ہو جائیں گے گویا کل ۴۸۰ فٹ ہو جائیں گے۔ اور ۴۸۰ فٹ پر زیادہ سے زیادہ بارہ ہزار اینٹ لگتی ہے جس کے معنی یہ ہیں۔ کہ یہاں کے حالات کے لحاظ سے ۶۰۰ روپے میں اینٹ آسکتی ہے۔ اور ساری مسجد ڈیڑھ ہزار روپیہ کے خرچ سے بن سکتی ہے۔ لیکن اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ اردگرد کے تمام لوگ وہاں نمازیں پڑھ سکیں گے۔ یہاں لوگ جمعہ کے لئے تو آسکتے ہیں۔ لیکن پانچوں نمازوں کے لئے نہیں آسکتے یا صرف چند گھروں کے آدمی پہنچ سکتے ہیں جب ہم نے یہ جگہ خریدی تھی۔ اُس وقت اُس کے قریب کسی احمدی دوست کا مکان نہیں تھا۔ ممکن ہے اب اس کے قریب بعض احمدی دوست رہتے ہوں۔ بہرحال اگر کچھ احمدی اس مسجد کے قریب رہتے بھی ہوں۔ تو وہ تھوڑے ہوں گے۔ پس محلہ کے گھروں کو وسیع کرنا چاہیئے تا

نماز باجماعت کا احساس

اور اس کا ادب اور احترام لوگوں میں پیدا ہو اور آئندہ آنے والی نسلیں محسوس کریں کہ یہ ایک نہایت ہی ضروری چیز ہے۔ جس شخص کا باپ پانچ وقت نماز اپنے گھر پر ادا کرتا ہے۔ اس کے بچے کے دل میں نماز باجماعت کا احساس پیدا نہیں ہو سکتا۔ باپ تو اس لئے نہیں جاتا کہ جگہ نہیں ہوتی مگر جب جگہ بن جاتی ہے۔ تو بیٹا اس لئے نہیں جاتا کہ اُس کا باپ نہیں جاتا تھا۔ اُسے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ باپ کس وجہ سے گھر پر نماز پڑھا کرتا تھا۔ وہ اس کے عمل سے ایک غلط نتیجہ اخذ کرتا ہے۔ اور اس طرح اپنے لئے ٹھوکر کا سامان پیدا کر لیتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دایاں ہاتھ ٹوٹا ہوا تھا۔ جب آپ پانی پیتے تو گلاس آپ کو بائیں ہاتھ سے اُٹھانا پڑتا تھا۔ منہ کے قریب آکر آپ گلاس کو اپنا دایاں ہاتھ بھی لگا دیتے تھے۔ بعض نئے احمدی جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بائیں ہاتھ سے پانی پیتے دیکھتے۔ تو وہ سمجھتے کہ مولوی یونہی کہتے رہتے ہیں کہ دائیں ہاتھ سے کھانا پینا چاہیئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تعامل تو بتاتا ہے کہ بائیں ہاتھ سے بھی پانی پینا جائز ہے۔ اور وہ خود بھی ایسا کرنے لگ جاتے تھے۔ بعض لوگ جن پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نظر پڑ جاتی تھی۔ آپ اُن کو ٹوک دیتے تھے۔ لیکن سینکڑوں لوگ ایسے بھی ہوتے تھے۔ جن پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نظر نہیں پڑتی تھی۔ اور وہ یہ نیا مسئلہ سمجھ کر اپنے گھروں کو چلے جاتے تھے۔ کہ اسلام میں کھانے پینے کے لئے دایاں ہاتھ استعمال کرنا ضروری نہیں۔ اور یہ بات اتنی عام ہوئی۔ کہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ایک دفعہ ہمارے نانا میر ناصر نواب صاحب رض نے یہ طریق جاری کیا۔ کہ ہفتہ میں ایک دن سب دوست اکٹھے بیٹھ کر کھانا کھایا کریں شیخ رحمت اللہ صاحب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحبت میں بہت رہے تھے۔ لیکن ایک دن کھانا کھاتے ہوئے انہوں نے بائیں ہاتھ سے گلاس اُٹھایا اور پانی پی لیا میر ناصر نواب صاحب چونکہ وہابی رہ چکے تھے اور وہ ان باتوں کو برداشت نہیں کر سکتے تھے انہوں نے شیخ رحمت اللہ صاحب کو ٹوکا اور کہا کہ دائیں ہاتھ سے پانی پینا چاہیئے۔ شیخ رحمت اللہ صاحب نے کہا میں نے خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھا ہے کہ آپ بائیں ہاتھ سے پانی پیتے تھے۔ میر صاحب نے کہا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دائیں ہاتھ کی ہڈی جوانی میں ٹوٹی تھی۔ اور کمزور ہو گئی تھی۔ اس لئے آپ بایاں ہاتھ استعمال فرماتے تھے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ

بائیں ہاتھ سے

پانی پینا جائز ہے۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ بھی اُس وقت کھانے میں موجود تھے۔ آپ نے بھی تصدیق فرمائی کہ میر صاحب کی بات درست ہے۔ اب دیکھو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو فوت ہوئے بھی کئی سال گذر گئے تھے۔ مگر ایک قریب رہنے والا شخص بھی اس غلط فہمی میں مبتلا ہو گیا کہ چونکہ آپ بائیں ہاتھ سے پانی پیتے ہیں اس لئے اسلام میں بائیں ہاتھ سے کھانا پینا منع نہیں۔ اسی طرح جو ماں باپ اپنے گھروں میں نمازیں پڑھیں گے جب مسجدیں بن جائیں گی۔ تب بھی اُن کے بچے نمازوں میں نہیں آئیں گے۔ کیونکہ وہ کہیں گے کہ جب ہمارا باپ اپنے گھر پر نمازیں پڑھتا رہا۔ تو ہم مسجد میں کیوں جائیں۔ پس جب آپ لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے یہ توفیق بخشی ہے کہ آپ جامع مسجد بنائیں تو اب آپ لوگوں کو چاہیئے کہ اپنے اپنے محلہ میں چاہے چھوٹی سے چھوٹی مسجد بنانی پڑے بنالیں اور اس طرح مساجد میں نماز باجماعت ادا کریں۔ میں نے سندھ میں بعض سٹیشنوں پر اور بعض گاؤں میں ایسی ایسی مسجدیں دیکھی ہیں کہ وہ چند روپوں میں تیار ہو سکتی ہیں۔ شہروں میں تو غالباً ایسی مسجدیں بنانے کی اجازت نہیں ہوتی گو میں نے یہاں بھی بعض کچے مکان دیکھے ہیں۔ انجمن کیلئے ہم نے ایک جگہ زمین خریدی ہوئی ہے اُسے میں دیکھنے کے لئے گیا۔ تو وہاں میں نے کچے مکان بھی دیکھے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ کچی عمارات بھی بن سکتی ہیں لوگ ایسے مکانوں کے متعلق یہی کہتے ہیں کہ ہم نے

عارضی طور پر

بنالئے ہیں اگر ہم بھی یہی کہہ دیں کہ ہم نے یہ مسجد عارضی طور پر کچی بنالی ہے۔ تو ہمارا اس میں کیا حرج ہے ایسی مسجدیں بہت سستی بن سکتی ہیں۔ سندھ میں میں نے بعض ایسی مسجدیں بھی دیکھی ہیں جو شائد پندرہ بیس روپوں میں بن سکتی ہیں جو اگر وہ لوگ جنہوں نے اپنے مکانوں کیلئے زمین خریدی ہوئی ہے خدا تعالیٰ کی جنت میں اپنا گھر بنانے کیلئے دس پندرہ منٹ زمین مسجد کے لئے بھی چھوڑ دیا کریں۔ اور وہاں ایک سادہ اور معمولی سی مسجد بنادی جائے تو ایسی ہزاروں ہزار مسجدیں بن سکتی ہیں۔ پرانے زمانہ کے مسلمانوں کو تو مسجدوں کے بنانے میں اتنا شغف تھا۔ کہ مسجدیں زیادہ ہو گئیں اور نمازی کم ہو گئے۔ ہماری جماعت کو کم از کم اتنی تو نماز سے محبت ظاہر کرنی چاہیئے کہ مسجدیں اتنی ہوں جتنے نمازی پائے جاتے ہیں حقیقت یہ ہے کہ اخلاص اور نیک نیتی سے مسجد بنائی جائے۔ تو اللہ تعالیٰ اُس میں ضرور برکت پیدا کر دیتا ہے۔ ہم نے جہاں بھی مسجدیں بنائی ہیں۔ اگر وہ عام مسجدیں تھیں۔ تو ہماری عام نمازوں کے لئے وہ ناکافی ہو گئیں اور اگر جامع مسجد تھی۔ تو وہ جمعہ کی نماز کے لئے ناکافی ہو گئی۔ ہماری جامع مسجد جو قادیان کی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں بھی بعض دفعہ ایسے دن آتے تھے۔ کہ اس میں نمازیوں کے لئے کوئی جگہ نہیں رہتی تھی۔ ایک دفعہ میں بھی اپنی بیوقوفی اور بچپنے کی وجہ سے پھنس گیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو گردہ کا درد تھا۔ اور آپ نماز کے لئے نہیں جا سکتے تھے میری عمر اس وقت کوئی چودہ پندرہ سال کی تھی۔ میں نماز کے لئے گیا۔ تو راستہ میں کوئی شخص مجھے مسجد کی طرف سے آتے ہوئے ملا۔ اور میں نے اُس سے پوچھا کہ کیا خطبہ شروع ہے؟ اُس نے کہا خطبہ شروع ہے۔ مگر مسجد میں جگہ ہی نہیں

سب آدمیوں سے بھری ہوئی

ہے۔ میری اس وقت بچپن کی عمر تھی۔ مجھے چاہیئے تھا۔ کہ میں خود جاتا اور دیکھتا کہ مسجد میں جگہ ہے یا نہیں۔ اور اگر نہ ہوتی تو بازار میں کھڑے ہو کر نماز پڑھ لیتا مگر جب اُس نے کہا کہ کوئی جگہ نہیں لوگ واپس جا رہے ہیں تو بوجہ بچپن کے میرے دل میں شیطانی وسوسہ پیدا ہوا۔ اور میں بھی چپ کر کے گھر واپس آگیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مجھے دیکھا تو فرمایا تم نماز کے لئے نہیں گئے؟ میں نے کہا وہاں تو اتنے آدمی ہیں کہ جگہ ہی نہیں اور لوگ واپس جا رہے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عادت تھی۔ کہ آپ بات سُن کر یقین کر لیا کرتے تھے اب واقعہ تو یہ ٹھیک تھا۔ کہ ایک شخص نے مجھے کہا کہ مسجد میں کوئی جگہ نہیں۔ مگر میری غلطی یہ تھی۔ کہ میں نے تحقیق نہ کی اور یقین کر لیا کہ وہ جو کچھ کہہ رہا ہے درست ہے اب عام حالات میں میری اس غلطی پر پردہ پڑ جانا چاہیئے تھا۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عادت تھی۔ کہ جب آپ سے کوئی بات کہتا بچہ کہتا یا بڑا کہتا تو آپ اُسے مان لیتے تھے مگر اُس دن اللہ تعالیٰ نے مجھے سبق دینا تھا کہ سنی سنائی بات پر یقین نہیں کرنا چاہیئے۔ بلکہ تحقیقات کرنی چاہیئے چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے گردہ میں درد تھا نماز کے بعد

مولوی عبدالکریم صاحب رض

اور بعض اور دوست آپ کی عیادت کیلئے آئے۔ اُن کے اندر آتے ہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پہلا سوال ان سے یہ کیا کہ کیا آج نماز میں بہت آدمی تھے؟ میں بھی اس کمرہ میں کھڑا تھا مجھے تو اس وقت یوں معلوم ہوا جیسے زمین میرے پیروں کے نیچے سے نکل گئی ہے۔ میں نے خیال کیا کہ اگر اس شخص نے جھوٹ بولا ہو تو میں گیا۔ گو اللہ تعالیٰ نے میری پردہ پوشی فرمائی اور مولوی عبدالکریم صاحبؓ نے کہا حضور آج تو بہت آدمی تھا۔ کناروں تک آدمی بھرا ہوا تھا اور کوئی جگہ خالی نہیں تھی۔ اس طرح میں بچ تو گیا مگر مجھے سبق آگیا کہ سنی سنائی باتوں پر کبھی اعتبار نہیں کرنا چاہیئے اگر میں خود دیکھ کر آتا تو میرا دل مطمئن ہوتا۔ اور اگر کوئی شخص اس کے خلاف کہتا تو میں اس کی تردید کر سکتا تھا۔ مگر میں نے دوسرے کی بات پر اعتبار کیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اگر خدانخواستہ اس کی بات غلط ہوتی تو مجھے سخت شرمندگی برداشت کرنی پڑتی تو ہمارا تجربہ بتاتا ہے کہ جب بھی ہم نے کوئی مسجد بنائی ہے وہ ہماری ضرورتوں کے لئے ناکافی ثابت ہوئی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی

وسّع مکانک

کا الہام ہوا تو پہلے آپ نے ایک مکان بنایا پھر اور بنایا پھر اور بنایا یا اس طرح آپ مکانات کو بڑھاتے چلے گئے پس اس مسجد پر کفایت مت کرو اور یہ مت سمجھو کہ تم نے اپنا فرض ادا کر دیا ہے۔ تم نے ہفتہ بھر کی پینتیس ۳۵ نمازوں میں سے ابھی صرف ایک نماز کا فرض ادا کیا ہے اور ظاہر ہے کہ ۳۴ نمازیں ایک نماز سے بڑی ہوتی ہیں۔ ابھی کراچی کے احمدیوں کے لئے ۳۴ نمازوں کا کوئی انتظام نہیں وہ اپنے گھر پر نمازیں پڑھیں گے اور اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ خود بھی نماز باجماعت میں سست ہو جائیں گے اور اُن کی اولادوں کے دلوں میں سے بھی نماز باجماعت جو فرائض میں سے ہے اور جس کے بغیر نماز ہی نہیں ہوتی اس کا ادب مٹ جائے گا۔ پس جب خدا نے تمہیں ایک نیکی کی توفیق عطا فرمائی ہے تو اب اگلا قدم اٹھاؤ اور مزید نیکیاں حاصل کرنے کی کوشش کرو تا کہ تم میں نماز قائم ہو اور تم سے فحشاء اور منکر دور ہوں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ ان الصلوٰۃ تنھیٰ عن الفحشاء والمنکر۔ نماز قائم ہو کر تمہارے اندر سے فحشاء اور منکر کو دور کر دے گی اور جس قوم سے فحشاء اور منکر دور ہو جاتے ہیں۔ دشمن بغیر کسی تدبیر کے آپ ہی آپ اس کی طرف کھنچنا شروع ہو جاتا ہے۔ کیونکہ دھوپ میں بیٹھا ہوا شخص سایہ دار درخت کی طرف آنے پر مجبور ہوتا ہے

فحشاء اور منکر

دھوپ میں اور نیکیاں ایک سایہ دار درخت کی حیثیت رکھتی ہیں۔ دنیا میں کسی شخص کو یہ کہنے کی ضرورت نہیں ہوتی کہ آؤ میاں اس درخت کے نیچے بیٹھ جاؤ۔ ہر شخص جو گرمی سے تکلیف اٹھا رہا ہوتا ہے بغیر کہنے کے سایہ دار درخت کے نیچے آجاتا ہے بلکہ بُلاؤ تو الگ رہا اگر کسی شخص کے آنے پر تم یہ کہو کہ تمہارا اس درخت کے نیچے بیٹھنے کا کیا حق ہے تو وہ تم سے لڑنے کے لئے تیار ہو جائے گا اور تمہیں غصہ سے کہے گا کہ کیا یہ درخت تمہارے باپ کا خریدا ہوا ہے یہ پبلک جگہ ہے جس میں میرا بھی ویسا ہی حق ہے جیسے تمہارا۔ اسی طرح اب تو تم لوگوں کو احمدیت کی طرف کھینچتے ہو اور ان کو تبلیغ کے ذریعہ اپنے اندر شامل کرنا چاہتے ہو۔ لیکن جب نماز تمہارے اندر قائم ہو جائے گی تو تم انہیں نہیں کھینچو گے بلکہ وہ خود بخود تمہاری طرف کھچے چلے آئیں گے یہاں تک کہ اگر تم ان کو نکالو گے تب بھی وہ نہیں نکلیں گے۔ وہ خود بخود آئیں گے اور زور سے آئیں گے اور اپنا حق جتا کر آئیں گے اور کہیں گے کہ ہمارا اس سایہ دار درخت کے نیچے بیٹھنے کا حق تم سے کم نہیں ہے۔

اس کے بعد میں ایک اور امر کی طرف جماعت کی توجہ پھرانا چاہتا ہوں جو کچھ عرصہ سے میرے کانوں میں پڑ رہا ہے اور یہاں آکر بھی متفرق صورتوں اور متفرق جہات سے میرے کانوں میں پڑا ہے کہ کراچی میں کچھ لوگ ایسے ہیں جو اپنے مال یا دولت کی وجہ سے مغرور ہو کر سلسلہ کیلئے

بدنامی اور فتنہ

کا موجب بنے ہوئے ہیں۔ میں دیکھتا ہوں کہ جماعت میں ان کے متعلق کئی قسم کی لائیں ہیں۔ لیکن جو مجھ پر اثر ہے وہ یہ ہے کہ کافی حصہ جماعت کا ایسا ہے جو ان کی دولت یا مال کی وجہ سے یہ خیال کرتا ہے کہ بڑے لوگ ہم سے الگ ہو گئے ہیں یہ سلسلہ کا بڑا نقصان ہوا ہے اور وہ یہ نہیں سمجھتا کہ اگر خدا تعالیٰ کے نزدیک وہ تم میں ملنے کے قابل ہوتے تو خدا تعالیٰ تم میں ملانے کے بعد ان کو کیوں نکالتا۔ پھر وہ بڑے مالدار بھی نہیں ہیں بے شک وہ چند ہزار روپیہ ماہوار کمانے والے ہیں۔ لیکن دو یا تین یا چار یا دس ہزار کمانے والا اس زمانہ میں بڑا نہیں کہلاتا۔ میں ایک دفعہ یہاں آیا۔ ان دنوں ہماری کپاس ایک ہندو بیچا کرتا تھا۔ سندھ میں کچھ میری زمین ہے کچھ سلسلہ کی ہے اور کچھ اور دوستوں کی ہے

وہ ہندو یہاں کمیشن ایجنٹ کے طور پر کام کرتا تھا۔ میرے آنے پر قدرتًا اسے احساس ہوا کہ میں یہ ظاہر کروں کہ مجھے آپ سے عقیدت ہے اور میں لوگوں میں بھی آپ کی عظمت اور بڑائی کا ذکر کرتا رہتا ہوں۔ بنارسی داس کی یہاں ایک مشہور فرم ہوا کرتی تھی۔ اب تو وہ یہاں سے چلے گئے ہیں لیکن وہ اتنی بڑی فرم تھی کہ بمبئی۔ ہاپڑ۔ دہلی اور آگرہ وغیرہ بیدہ بیس

بڑے بڑے شہروں میں

اس کی شاخیں تھیں۔ وہ اس فرم کے مالک بنارسی داس کے بیٹے یا بھائی کو مجھ سے ملانے کے لئے لے آیا اور اس نے خیال کیا کہ میں جو اسے لے آیا ہوں تو یہ اپنے دل میں سمجھیں گے کہ یہ ہمارا چرچا لوگوں میں کرتا رہتا ہے۔ یہ انسان میں کمزوری ہوتی ہے کہ وہ بعض دفعہ اپنا اثر ظاہر کرنے کے لئے اس قسم کی نمائشی باتوں میں حصہ لے لیتا ہے۔ بہر حال وہ شخص جب مجھ سے ملنے کے لئے آیا تو خواہ وہ تھا تو کروڑ پتی مگر اس کی عقل ایک بنئے جیسی ہی تھی۔ ہمارے کمیشن ایجنٹ نے اس کا تعارف کراتے ہوئے کہا حضور یہ اتنے بڑے آدمی ہیں کہ کراچی کے امپیریل بنک سے انہیں سولہ لاکھ روپیہ اوور ڈرا (overdraw) کرنے کا حق ہے اور بمبئی کے بنکوں سے تو ان کی فرم اس سے بھی زیادہ روپیہ لے سکتی ہے۔ مگر جب وہ مجھ سے بات کرنے لگا تو چونکہ بالکل جاہل مطلق تھا اس نے بات ہی یوں شروع کی کہ "تم نوں جب یہاں آئے تو ہم نے کہاں آئیں"۔ اب "تم" کا استعمال ہمارے ملک میں بڑی بدتہذیبی سمجھا جاتا ہے۔ جب اس نے تم نوں کہا تو ہمارے کمیشن ایجنٹ پر گھبراہٹ طاری ہو گئی کہ یہ کیا سمجھیں گے کہ میں کیسے اجڈ آدمی کو لے کر آیا ہوں۔ محسوس مجھے بھی ہوا مگر میں اپنے دل میں ہنس پڑا اور میں نے کہا کہ یہ بیچارہ تو اپنے اعزاز کے لئے لایا تھا مگر اس نے بات کرتے ہی اپنی بدتہذیبی کا ثبوت دیدیا۔ چنانچہ اس نے بیچ میں دخل دے کر بات پھیرنی چاہی مگر بنارسی داس خاندان کا فرد کب رکنے والا تھا۔ اس نے پھر بات شروع کی اور کہا "تم نوں فلاں کام کیا" ایجنٹ پھر گھبرایا اور آخر ایک دو باتوں کے بعد کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا حضور کا وقت ضائع ہوتا ہے ہم پھر کسی وقت ملاقات کے لئے حاضر ہو جائیں گے تو کسی کے پاس مال کا ہونا اور چیز ہے اور عقل کا ہونا اور چیز ہے۔ اب وہ ہمنوں کہنے والا وہ شخص تھا جسے

سولہ لاکھ روپیہ

کراچی کے امپیریل بنک سے اوور ڈرا (overdraw) کرنے کا حق حاصل تھا اور بمبئی کے بنک سے وہ پچیس تیس لاکھ روپیہ لے سکتا تھا۔ اور سارے ہندوستان کے بنکوں سے اسے ساٹھ ستر لاکھ روپیہ اوور ڈرا (overdraw) کرنے کی اجازت تھی۔ یہ کتنی بڑی طاقت تھی جو اسے حاصل تھی کہ اگر کسی وقت بنکوں سے اس کا سارا روپیہ ختم ہو جائے تب بھی اس کی ساکھ اتنی تھی کہ بنک اسے ساٹھ ستر لاکھ روپیہ دینے کے لئے تیار تھے۔ لیکن اتنی بڑی دولت نے اسے کیا فائدہ دیا؟ لانے والا انسان بھی شرمندہ ہوا اور وہ اسے اٹھا کر لے گیا۔ تو دولت کوئی چیز نہیں اور پھر وہ دولت جو ان لوگوں کے پاس ہے وہ تو کوئی حقیقت ہی نہیں رکھتی۔ بمبئی کے بوہرے لو میمن لے لو۔ خوجے لے لو۔ ان سارے مرتدوں یا کمزوروں کی دولت ملا کر ایک بڑے بوہرا تاجر کے برابر بھی نہیں۔ ان ساروں کی دولت ملا کر ایک بڑے میمن تاجر کے برابر بھی نہیں۔ ان ساروں کی دولت ملا کر ایک بڑے خوجے تاجر کے برابر بھی نہیں۔ ان لوگوں کی دولت سے مرعوب ہونے کے یہ معنے ہیں کہ ہماری جماعت نے ابھی ایمان کی حقیقت کو سمجھا ہی نہیں بلکہ میں تو ایسے شخص کے متعلق یہ سمجھتا ہوں کہ وہ ابھی ایمان کے دروازے میں بھی داخل نہیں ہوا۔ یہ تو ایسی ہی بات ہے جیسے کوئی لولا لنگڑا جو کسی کی ڈیوڑھی پر پڑا رہتا ہو۔ اس کا نپولین اور ہٹلر سے کوئی شخص مقابلہ شروع کر دے خدا تعالیٰ کا قائم کردہ خلیفہ اور یہ دو دو چار چار یا پانچ پانچ ہزار روپیہ کمانے والے آپس میں نسبت ہی کیا رکھتے ہیں۔ ان لوگوں کی تو اتنی بھی حیثیت نہیں جتنی ہاتھی کے مقابلہ میں

ایک مچھر

کی ہوتی ہے۔ شاید تم میں سے بعض لوگ یہ خیال کرتے ہوں کہ خلیفہ بیمار رہتا ہے اور وہ بڈھا بھی ہو گیا ہے اب شاید وہ جلدی ہی مر جائیگا۔ پھر ان لوگوں کے مقابل پر ہمارا کیا حال ہوگا۔ میں ایسے لوگوں سے یہ کہتا ہوں کہ اردو کا محاورہ ہے کہ "ہاتھی زندہ لاکھ کا اور مُردہ سوا لاکھ کا" ہم وہ لوگ ہیں جو مر کر زیادہ طاقتور ہوا کرتے ہیں ہماری زندگی میں خدا تعالیٰ ہمارے دشمن کو بالعموم محفوظ رکھتا ہے۔ کیونکہ وہ ارحم الراحمین ہے لیکن ہماری موت کے بعد وہ ہمارے لئے اپنی غیرت دکھاتا ہے جس کے مقابلہ میں کسی قریب ترین عزیز یا عاشق کی غیرت بھی کوئی حقیقت نہیں رکھتی۔ پس ان لوگوں کی کوئی ہستی نہیں۔ بلکہ مجھے تعجب آتا ہے کہ تم ان کی طرف کیوں توجہ کرتے ہو۔ ان کے اعمال اور انکی باتیں محض ایک نشان دکھانے کیلئے زندہ رکھی جاتی ہیں۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ عجائب گھروں میں مرے ہوئے سانپ رکھے جاتے ہیں۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ عجائب گھروں میں مُردہ بچھو رکھے جاتے ہیں جس طرح عجائب گھروں میں مُردہ سانپ اور مُردہ بچھو رکھے جاتے ہیں۔ اسی طرح خدائی سلسلہ میں ایسے لوگ رکھے جاتے ہیں تا کہ لوگ انکو دیکھ کر نصیحت حاصل کریں۔ وہ اس لئے نہیں رکھے جاتے کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ان کو کوئی طاقت حاصل ہوتی ہے۔ وہ اس لئے نہیں رکھے جاتے۔ کہ خدا تعالیٰ کے سلسلے کے مقابلہ میں ان کو کوئی حیثیت حاصل ہوتی ہے۔ بلکہ وہ اس لئے رکھے جاتے ہیں۔ تا کہ لوگ انہیں دیکھ کر ہوشیار رہیں اور وہ اس حقیقت کو ہمیشہ اپنی آنکھوں کے سامنے رکھیں۔ کہ بعض لوگ چند قدم چل کر ایسے خطرناک گڑھے میں گر جاتے ہیں۔ کہ آئندہ آنے والی نسلیں ہمیشہ ہمیش کے لئے ان پر لعنتیں بھیجتی رہتی ہیں۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کے متعلق فرماتا ہے۔ کہ ان پر خدا اور اس کے فرشتے اور تمام مومن ہمیشہ ہمیش کے لئے لعنتیں ڈالتے رہتے ہیں۔ پس دو ہزار نہیں۔ دو لاکھ نہیں دو کروڑ نہیں دو ارب بھی اگر ان کی ماہوار آمدن ہو۔ تب بھی یہ لوگ مُردہ بچھوؤں اور مردہ سانپوں سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جب فوت ہوئے۔ تو آپ کو جو طاقت اپنی زندگی میں حاصل تھی۔ کیا آج بھی آپ کی وہی طاقت ہے۔ آج یقیناً آپ کی ہزاروں گنا زیادہ طاقت ہے۔ اس وقت ایک جگہ بھی ہندوستان میں ایسی نہیں تھی۔ جہاں احمدی دوسروں کا مقابلہ کر سکتے۔ یوں ہم سر نہیں اٹھانا چاہتے۔ لیکن اگر احمدیوں کے دل میں اس وقت سر اٹھانے کا خیال بھی آتا۔ تو ہندوستان میں ایک جگہ بھی ایسی نہیں تھی۔ جہاں احمدی دوسروں کا مقابلہ کر سکتے۔ جماعت کی کمزوری کی یہ حالت تھی۔ کہ جب میں خلیفہ ہوا۔ تو ایک دفعہ ہماری جماعت کے بعض دوستوں کی

ہندوؤں سے لڑائی

ہو گئی۔ مجھے بتایا گیا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فلاں صحابی بھی وہاں موجود تھے۔ میں نے انہیں بلایا۔ میرا منشاء یہ تھا۔ کہ میں ان سے حالات پوچھوں۔ کہ کس طرح لڑائی ہوئی ہے۔ مگر وہ بے چارے بہت ہی کم تعلیمیافتہ اور بہت ہی کم سمجھ کے آدمی تھے۔ جب میں نے ان سے پوچھا۔ کہ کیا ہوا۔ تو انہوں نے سمجھا۔ کہ شاید میں اس لڑائی سے جو ہندوؤں کے ساتھ ہوئی ہے۔ ڈر گیا ہوں۔ اور انہوں نے مجھے تسلی دینی شروع کی۔ اور کہا حضور ایسے واقعات تو ہوتے ہی رہتے ہیں۔ ان سے گھبرانا نہیں چاہیئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں ہم پر اس سے بڑی بڑی آفتیں آئیں۔ مگر ہم نے ہمیشہ ان کو صبر سے برداشت کیا۔ وہ کمہار تھے۔ کہنے لگے ایک دفعہ میں مدرسہ کے لئے مٹی کھود رہا تھا۔ کہ مرزا نظام الدین صاحب آ گئے۔ اور انہوں نے للکارا کہ کون مٹی لے رہا ہے۔ مرزا نظام الدین صاحب ہمارے چچا تھے۔ اور وہ ہمیشہ ہماری مخالفت کیا کرتے تھے۔ اگر تالاب سے کوئی شخص مٹی بھی لیتا۔ تو اس سے لڑ پڑتے تھے۔ جائیداد ہماری تھی۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وہ جائیداد چھوڑی ہوئی تھی۔ اور جو جائیداد مرزا سلطان احمد صاحب کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دی تھی۔ وہ بھی ہماری پھوپھی صاحبہ نے ان کو دی ہوئی تھی۔ ان کی اپنی حیثیت کوئی نہیں تھی۔ مگر بوجہ مختار ہونے کے وہ اپنا رعب جتاتے رہتے تھے۔ بہر حال انہوں نے بتایا۔ کہ

مرزا نظام الدین صاحب

آئے اور انہوں نے بڑے زور سے للکار کر کہا۔ کہ کون مٹی لے رہا ہے۔ اس وقت میں گڑھے میں کھڑا ہو گیا۔ اور میں نے ہاتھ اٹھا کر کہا۔ اے خدا اب مجھ پر ویسا ہی وقت آ گیا ہے۔ جیسے تیرے نبیؐ پر غار ثور میں آیا تھا۔ اب تو میرے لئے ویسا ہی نشان دکھا۔ جیسا تو نے ان کے لئے دکھایا تھا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے پھر ویسا ہی نشان دکھایا۔ میں گڑھے میں کھڑا ہوا تھا۔ مگر مجھ پر ان کی نظر نہ پڑی۔ اور وہ واپس چلے گئے۔ جب انہوں نے یہ واقعہ بیان کیا۔ تو میں اپنے دل میں سوچنے لگا۔ کہ انسان عدم علم اور عدم عرفان کی وجہ سے کتنا گر جاتا ہے۔ کیا معمولی سا واقعہ تھا۔ جو اتنی بھی حیثیت نہیں رکھتا تھا۔ جتنی ایک چیونٹی کاٹنے کی حیثیت ہوتی ہے۔ مگر اس کے نزدیک غار ثور والا واقعہ زندہ ہو گیا۔ اور اتفاقاً مرزا نظام الدین صاحب کی جو اس پر نظر نہ پڑی۔ تو اس نے سمجھا۔ کہ خدا تعالیٰ کے فرشتے نازل ہوئے۔ جنہوں نے مرزا نظام الدین صاحب کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا۔ یہ اس زمانہ کے احمدیوں کی طاقت کی حالت تھی۔ مگر پھر وہ زمانہ آیا۔ کہ احرار نے فتنہ اٹھایا۔ کہ قادیان میں احمدی طاقتور ہیں۔ وہ زور والے ہیں۔ اور وہ مسلمانوں۔ ہندوؤں اور سکھوں پر مختلف قسم کے مظالم کرتے ہیں۔ میں ہمیشہ ہی غیر احمدیوں سے کہا کرتا تھا۔ کہ تم ہمارے خلاف جو فتنہ برپا کر رہے ہو۔ یہ ثبوت ہے اس بات کا کہ تم اس

معجزہ

کو تسلیم کرتے ہو۔ جو احمدیت کے ذریعہ ظاہر ہوا۔ ایک زمانہ ایسا تھا۔ جب تم نے ہمارے پاخانے بند کر رکھے تھے۔ تم ہمیں تالاب سے مٹی تک کھودنے نہیں دیتے تھے۔ تم نے کمہاروں سے کہہ رکھا تھا۔ کہ ان کے برتن مت بناؤ۔ تم نے سقوں سے کہہ رکھا تھا۔ کہ ان کے ہاں پانی مت ڈالو۔ تم نے نائیوں سے کہہ رکھا تھا۔ کہ ان کی حجامتیں مت بناؤ۔ تم نے چوہڑوں سے کہہ رکھا تھا کہ ان کے پاخانے مت اٹھاؤ۔ مگر اب وہی قادیان ہے۔ جس میں تم جتھے لیکر آتے ہو۔ تنخواہ دار ملازم بھی تم اپنے ساتھ رکھتے ہو۔ اور پھر کہتے ہو کہ مسلمان اور سکھ اور ہندو سب مل کر قادیان میں اقلیت میں ہیں۔ ایسی اقلیت میں کہ احمدی جس طرح چاہیں۔ ان پر ظلم کر سکتے ہیں۔ غرض حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جو پوزیشن ۱۹۰۸ء میں تھی۔ اس سے اب سینکڑوں گنے زیادہ ہے۔ اور دنیا کے بہت سے ایسے ممالک میں اب احمدیت قائم ہے۔ جن ممالک میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں ایک بھی احمدی نہیں تھا۔ تو بات وہی ہے۔ کہ ہاتھی زندہ لاکھ کا اور مردہ سوا لاکھ کا۔ بلکہ سوا لاکھ بھی انسانی نقطۂ نگاہ کے لحاظ سے کہا گیا ہے۔ ورنہ خدا تعالیٰ کے فضلوں کے لحاظ سے تو کروڑوں کروڑ بھی کہا جائے۔ تو کم ہے۔ پس شاید تم میں سے کسی کے دل میں یہ خیال ہو۔ کہ اگر میں مر گیا تو کیا ہوگا؟ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ آخر ہر انسان نے مرنا ہے۔ اور میری صحت تو شروع سے ہی کمزور چلی آ رہی ہے۔ مجھے یاد ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی

وفات سے چند دن پہلے

ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب کو بلایا۔ اور میری طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا۔ ڈاکٹر صاحب آپ کچھ اس کی طرف بھی توجہ کریں۔ مجھے تو اس کی صحت کا سخت فکر رہتا ہے۔ ایسی صحت کے ساتھ میں نہیں کہہ سکتا۔ کہ یہ کچھ عرصہ زندہ بھی رہے گا یا نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کے چند دنوں بعد وفات پا گئے۔ اور میں جو ہر وقت بیمار رہتا تھا۔ اب بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے زندہ ہوں۔ مجھ سے بہت زیادہ قوی اور مضبوط انسان مجھ سے پہلے گذر گئے۔ حافظ روشن علی صاحب رضؓ مجھ سے بہت زیادہ قوی تھے۔ اور ان کی عمر بھی میرے قریب قریب تھی۔ وہ بڑے مضبوط اور طاقتور تھے۔ مگر ۱۹۲۹ء میں میرے دیکھتے ہی دیکھتے فوت ہو گئے۔ میر محمد اسحاق صاحب رضؓ مجھ سے بہت زیادہ قوی اور مضبوط تھے۔ اور دو سال مجھ سے چھوٹے تھے۔ مگر ۱۹۴۴ء میں وہ بھی فوت ہو گئے۔ اور میں جس کے متعلق یہ کہا جاتا تھا۔ کہ اب مرا کہ اب مرا۔ اب اپنی عمر کے باسٹھویں ۶۲ سال میں سے گزر رہا ہوں۔ بہت سے تندرست اور سکول میں میرے ساتھ پڑھنے والے نوجوان جو بچپن میں ہر میدان میں مجھے شکست دیا کرتے تھے۔ اور جو مجھ سے بہت زیادہ قوی اور مضبوط تھے۔ وہ قریباً سارے کے سارے فوت ہو چکے ہیں۔ شاید ان میں سے کوئی ایک دو ہی اب زندہ ہوں۔ پس یہ امر تو خدا تعالیٰ کی مرضی پر منحصر ہے۔ اور جب یہ

اس کا قائم کردہ سلسلہ

ہے۔ تو یہ کبھی نہیں ہو سکتا۔ کہ میری موت کا وقت آ جائے۔ اور دنیا یہ کہے۔ کہ مجھے اپنے کام میں کامیابی نہیں ہوئی۔ میری وفات خدا تعالیٰ کے منشاء کے مطابق اس دن ہوگی۔ جس دن میں خدا تعالیٰ کے نزدیک کامیابی کے ساتھ اپنے کام کو ختم کر لونگا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وہ پیشگوئیاں پوری ہو جائیں گی۔ جن میں میرے ذریعہ سے اسلام اور احمدیت کے غلبہ کی خبر دی گئی ہے۔ اور وہ شخص بالکل عدم علم اور جہالت کا شکار ہے جو ڈرتا ہے۔ کہ میرے مرنے سے کیا ہوگا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ کہ میں تو جاتا ہوں۔ لیکن خدا تمہارے لئے قدرتِ ثانیہ بھیج دیگا۔ مگر ہمارے خدا کے پاس قدرتِ ثانیہ ہی نہیں۔ اس کے پاس قدرت ثالثہ بھی ہے۔ اور اس کے پاس قدرتِ ثالثہ ہی نہیں۔ اس کے پاس قدرت رابعہ بھی ہے۔ قدرت اولیٰ کے بعد قدرتِ ثانیہ ظاہر ہوئی۔ اور جب تک خدا اس سلسلہ کو ساری دنیا میں نہیں پھیلا دیتا۔ اس وقت تک قدرتِ ثانیہ کے بعد قدرتِ ثالثہ آئے گی۔ اور قدرتِ ثالثہ کے بعد قدرتِ رابعہ آئیگی۔ اور قدرتِ رابعہ کے بعد قدرتِ خامسہ آئیگی۔ اور قدرتِ خامسہ کے بعد قدرتِ سادسہ آئیگی۔ اور خدا تعالیٰ کا ہاتھ لوگوں کو معجزہ دکھاتا چلا جائیگا۔ اور دنیا کی کوئی بڑی سے بڑی طاقت اور زبردست سے زبردست بادشاہ بھی اس سکیم اور مقصد کے راستہ میں کھڑا نہیں ہو سکتا۔ جس مقصد کے پورا کرنے کے لئے اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پہلی اینٹ بنایا اور مجھے اس نے دوسری اینٹ بنایا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک دفعہ فرمایا۔ کہ دین جب خطرہ میں ہوگا۔ تو اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت کے لئے

اہلِ فارس

میں سے کچھ افراد کھڑا کرے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ان میں سے ایک فرد تھے۔ اور ایک فرد میں ہوں۔ لیکن رجالؐ کے ماتحت ممکن ہے کہ اہلِ فارس میں سے کچھ اور لوگ بھی ایسے ہوں۔ جو دین اسلام کی عظمت قائم رکھنے اور اس کی بنیادوں کو مضبوط کرنے کے لئے کھڑے ہوں۔ پس ہمارا مقابلہ کرنے والا ہمارا مقابلہ نہیں کرتا خدا تعالیٰ کا مقابلہ کرتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کا مقابلہ کرنے والے کا فکر کرنا ویسی ہی بیوقوفی کا خیال ہے۔ جیسے بچپن میں مجھ سے ایک بیوقوفی سرزد ہوئی۔ ہم صحن میں سوئے ہوئے تھے۔ گرمی کا موسم تھا۔ کہ بادل آئے۔ اور زور سے بجلی کڑکی۔ بادل گرجنے اور بجلی کڑکنے کی وجہ سے لازماً ہم نے کمروں میں جانا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی کمرہ کی طرف چلے۔ اور میں بھی چلا۔ اتنے میں بڑے زور سے

بجلی کڑکی

یہ بجلی قادیان کے پاس ایک جگہ گری بھی تھی۔ تھوڑی دیر گذرنے کے بعد جب میرے ہوش قائم ہوئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تو میں نے دیکھا کہ میں نے اپنے ہاتھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سر پر رکھے ہوئے ہیں تا بجلی کو آپ کے سر سے دور رکھوں بعد میں میں اپنی بیوقوفی پر ہنسا بھی کہ بجلی سے اگر بچنا تھا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بچنا تھا اور میں نے اگر بچنا تھا تو آپ کے طفیل سے بچنا تھا مگر میں نے گھبراہٹ میں اپنے ہاتھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سر پر رکھ دیئے۔ تو یہ کام خدا کا ہے میرا نہیں نہ تمہارا ہے۔ کیا تمہیں دنیا میں کوئی شخص ایسا نظر آتا ہے۔ خواہ وہ کروڑپتی ہو۔ حاکم ہو۔ وزیر ہو۔ بادشاہ ہو جو خدا تعالیٰ کو مار سکے پھر یہ کس طرح خیال بھی کیا جا سکتا ہے کہ یہ لوگ خدا تعالیٰ کے مقابلہ میں کامیاب ہو جائیں گے۔ اب تو ہم نے سینما دیکھنے سے روکا ہوا ہے۔ اس سے پہلے تم بھی دیکھتے تھے۔ اور میں نے بھی سینما دیکھا ہے۔ اگر تم سینما کی تصویر پر گولی مار دو تو کیا وہ اس ایکٹر کو جا لگے گی۔ جس نے اس میں کام کیا ہے۔ وہ تو اس وقت ہالی ووڈ یا بمبئی یا کراچی میں زندہ پھر رہا ہوتا ہے۔ اگر تم دس ہزار گولی بھی مار دو تو اس کو کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا۔ اسی طرح ہم بھی تصویریں ہیں۔ اور ہم پر حملہ کرنے سے بھی کچھ نہیں ہوتا۔ اگر تم دو لاکھ توپیں چلا دو اور اگر تم تصویر کی دھجیاں بھی اڑا دو۔ تب بھی تم اس شخص کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے کیونکہ جو چیز تمہارے سامنے ہے وہ

محض ایک نشان

اور تصویر ہے۔ اصل چیز تو آسمان پر ہے اور وہ تمہارے قبضہ اور تصرف سے باہر ہے۔ پس ہمیں اصل حقیقت کو دیکھنا چاہیئے اور اس پر غور کرنا چاہیئے۔ ہم اصل نہیں ہیں۔ اور اگر ہم اصل ہوتے تو دنیا ہمیں کبھی کی فنا کر چکی ہوتی۔ ہم تصویریں ہیں۔ اسی لئے دنیا ہمیں جتنا بھی نقصان پہنچاتی ہے دین کا کچھ نہیں بگڑتا۔ تصویروں میں بعض دفعہ بادشاہ کا جلوس بھی دکھایا جاتا ہے۔ اب اگر کوئی شخص بادشاہ کے جلوس پر گولیاں برسائے۔ تو کیا بادشاہ مر جائے گا؟۔ اسی طرح ہم بھی تصویریں ہیں۔ ہم کو خدا تعالیٰ نے اس لئے بھیجا ہے تاکہ اس کی حکومت دنیا میں قائم ہو۔ جس طرح تصویر پر گولی چلانے والا اصل کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ اسی طرح اگر کوئی شخص ہم پر گولی چلاتا ہے۔ تو گو ہم مر جاتے ہیں۔ ہم ختم ہو جاتے ہیں۔ لیکن اس مشن کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا جس کو قائم کرنے کے لئے اس نے ہمیں کھڑا کیا ہے۔ بلکہ اگر کوئی بادشاہ کے جلوس پر گولی چلاتا ہے۔ تو بادشاہ کو معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ لوگ میرے مخالف ہیں۔ اور وہ پہلے سے بھی زیادہ سخت تدابیر اختیار کرتا ہے۔ پس اپنے اندر خدا تعالیٰ کی محبت اور اس کے ساتھ تعلق پیدا کرو۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یا ان کے خلفاء بیشک بوجہ خدا تعالیٰ کا نمائندہ ہونے کے ادب کے قابل ہیں۔ لیکن وہ مقصود نہیں۔ ان کے لئے اس نے یہ سکیم نہیں بنائی۔ بلکہ اپنے لئے بنائی ہے۔ پس یہ سمجھ لو کہ تم جس کام کے لئے کھڑے ہو وہ خدا تعالیٰ کا ہے۔ اور اس کے نام کو تم نے روشن کرنا ہے۔ باقی ساری چیزیں اظلال کے طور پر ہیں۔ اور اظلال آتے بھی ہیں۔ اور جاتے بھی ہیں ہاں خدا تعالیٰ یہ ضرور کرتا ہے کہ جب ظل کی کوئی شخص ہتک کرتا ہے تو وہ اسے اپنی ہتک قرار دیتا ہے یہ نہیں ہو سکتا کہ تم کسی کے دوست کی تصویر کو جوتیاں مارو۔ اور وہ اسے برداشت کر لے۔ اسی طرح ہم ہیں تو انسان لیکن خدا کہتا ہے۔ کہ میں نے اس کو اپنی شکل پر بھیجا ہے۔ میں نے اس کو اپنا قائم مقام بنا کر بھیجا ہے۔ اس لئے تو نے اس کو جوتی نہیں ماری بلکہ مجھ کو جوتی ماری ہے۔ تو نے اس کو گالی نہیں دی۔ بلکہ مجھ کو گالی دی ہے۔ تو نے اس کو ذلیل نہیں کیا۔ بلکہ مجھ کو ذلیل کیا ہے۔ اس لئے ایسا آدمی بچتا نہیں۔ آدم سے لیکر اب تک ایسا آدمی نہیں بچا۔ اور قیامت تک نہیں بچ سکتا۔

کیا آپ نے قیمت اخبار

بذریعہ منی آرڈر بھجوا دی ہے اگر نہیں بھجوائی تو مہربانی فرما کر ستمبر ۱۹۵۰ء میں ختم ہونے والی قیمت اخبار بھجوا دیں۔ اور وی پی کا انتظار نہ کریں۔ منی آرڈر کے ذریعہ قیمت بھجوانے میں آپ کو فائدہ ہے (منیجر)

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے

زیادہ سے زیادہ مصنوعی ربڑ تیار کرنے کی مہم

واشنگٹن ۲۰ ستمبر خبر ملی ہے۔ کہ صدر ٹرومین نے مصنوعی ربڑ بنانے والے کارخانے داروں کو ہدایت کر دی ہے۔ کہ وہ اپنے کارخانوں میں زیادہ سے زیادہ مقدار میں مصنوعی ربڑ بنانا شروع کر دیں۔ تاکہ ہنگامی صورت حالات پیدا ہو جانے پر ملک میں ربڑ کی کمی محسوس نہ کی جا سکے۔

کہا جاتا ہے کہ اگر یہ کارخانہ اپنی پوری رفتار پر کام کریں۔ تو سال بھر میں آٹھ لاکھ پینتیس ہزار ٹن مصنوعی ربڑ تیار کر سکتے ہیں۔ (ڈی۔ س۔ و۔ س)

چندہ حفاظت مرکز سو فیصدی پورا کرنے والے احباب

جناب احباب نے تحریک چندہ حفاظت مرکز کے وعدے سو فیصدی پورے کر دیئے ہیں۔ ان کی فہرست درج ذیل ہے۔ خدا تعالیٰ ان احباب کو جزائے خیر دے آمین

نمبر شمار	اسمائے گرامی وعدہ پورا کرنے والوں کے	رقم ادا کردہ
۴۱۶	حافظ ابوذر صاحب بھاتی ضلع شیخوپورہ	۴۰/-
۴۱۷	میاں مبارک احمد صاحب پنڈی چیری ضلع شیخوپورہ	۲۵/-
۴۱۸	میاں غلام محمد صاحب واچ میکر حافظ آباد	۹۶/-
۴۱۹	چوہدری محمد شفیع صاحب "	۷۱/۹
۴۲۰	قاضی ضیاء اللہ صاحب "	۶۰/-
۴۲۱	چوہدری بشیر احمد صاحب بی اے "	۵۵/-
۴۲۲	چوہدری سلطان احمد صاحب "	۴۸/-
۴۲۳	میاں محمد شریف صاحب "	۲۲/-
۴۲۴	مولوی محمد مراد صاحب "	۱۲/-
۴۲۵	میاں اسلم حیات صاحب "	۱۰/-
۴۲۶	چوہدری رحمت علی صاحب "	۸/-
۴۲۷	میاں فضل دین صاحب "	۵/-
۴۲۸	قریشی محمد سلیمان صاحب کراچی	۵/-
۴۲۹	چوہدری فضل کریم صاحب ہیڈ ماسٹر بڈھیوالہ ضلع ملتان	۲۵۰/-
۴۳۰	مہتہ عبدالرزاق صاحب کراچی	۱۲۰/-
۴۳۱	چوہدری نواب دین صاحب ضلع سیالکوٹ	۲۵/-
۴۳۲	طالب علی صاحب محمد آباد اسٹیٹ سندھ	۱۰۸/-
۴۳۳	بابو محمد بخش صاحب سگنیلر قاضی والہ بہاولپور	۱۵۳/-
۴۳۴	قریشی جلال دین صاحب ڈپٹی ٹیکسٹائل کمشنر کراچی	۵۵/۸
۴۳۵	ڈاکٹر فتح دین صاحب معہ اہل وعیال پشاور	۹۳/-
۴۳۶	خان عزیز احمد صاحب پشاور	۷۰/-
۴۳۷	اہلیہ صاحبہ میاں حیات محمد صاحب پشاور	۵۰/-
۴۳۸	سیدہ فاطمہ بیگم صاحبہ "	۷۲/-
۴۳۹	فہمیدہ بیگم "	۲/-
۴۴۰	ڈاکٹر نور الحق صاحب "	۲۰/-
۴۴۱	شیخ نورالدین صاحب "	۱۰/-

نظارت بیت المال

خط وکتابت کرتے وقت چٹ نمبر لکھوا کر دیں

یورپ کے پناہ گزین!

نیویارک ۲۰ ستمبر۔ پناہ گزینوں کے عالمی ادارہ کا ایک اور جہاز یہاں کل لنگر انداز ہوا۔ اس میں ۲۶۴ مہاجرین تھے۔ جو امریکہ کی مختلف ریاستوں میں بسائے جائیں گے۔ یہ پناہ گزین جرمن اور آسٹریا میں خیموں میں اپنی زندگی کے دن گذار رہے تھے حکومت امریکہ نے انہیں اپنے ملک میں پناہ دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ (ڈی۔ س۔ ل۔ س)

احباب خالص سونا۔ چاندی کے فینسی زیورات حسین وعدہ پر تیار کرنے کیلئے شیخ عزیز الدین احمد اینڈ سنز احمدی زرگران مو چی دروازہ چوک نواب صاحب لاہور کی خدمات حاصل کریں۔ ہم نے ان کو نہایت مخلص دیانتدار وعدہ کے پابند اور امین پایا ہے۔

(دستخط صاحب) شیخ جلال الدین صاحب انکم ٹیکس آفیسر
میاں غلام محمد صاحب اختر پرسنل آفیسر ریلوے

اولادِ نرینہ کی بہیجد مجرب دوا!
بے شمار تجربات سچے ہیں
اولادِ نرینہ
جن کے ہاں اکثر لڑکیاں ہی لڑکیاں پیدا ہوتی ہوں وہ اگر پہلے سے ہی ... کا استعمال شروع کر دیں۔ خدا کے فضل سے لڑکا پیدا ہوگا
شاہی طبیب حضرت حکیم مولانا نور الدین صاحب نے عالیجناب نواب محمد علی خان صاحب آف مالیر کوٹلہ کو اپنے قلم سے تحریر فرمایا۔
قیمت مکمل کورس ۲۵ روپے
طبیہ عجائب گھر ... لاہور

صداقت احمدیت کے متعلق

½ لاکھ روپیہ کے انعامات

انگریزی و اردو میں کارڈ آنے پر

مفت

عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

اولاد نرینہ۔ اس کے استعمال سے لڑکا پیدا ہوتا ہے۔ قیمت ہیز ۲ روپے۔ دواخانہ نورالدین جودھامل بلڈنگ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کمیونسٹ چین کو اقوام متحدہ میں نمائندگی دینے کی تجویز مسترد ہوگئی

فلشنگ میڈوز ۲۰ ستمبر۔ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے پانچویں سالانہ اجلاس کے افتتاح پر آج کثرت رائے سے ہندوستان کی اس تجویز کو مسترد کر دیا کہ قوم پرست چین کے مندوب کی جگہ کمیونسٹ چین کو اقوام متحدہ میں نشست دی جائے۔

ہندوستانی تجویز کے حق میں ۱۶ اور مخالفت میں ۳۳ ووٹ آئے۔ ۱۰ ارکان نے ووٹ دینے سے احتراز کیا۔

سوویٹ روس کے شدید احتجاج کے باوجود اسمبلی نے آسٹریلیا کی یہ تجویز منظور کر لی۔ چینی نمائندگی کے سوال کا مطالعہ کرنے کے لئے سات ارکان کی ایک خاص کمیٹی قائم کر دی جائے۔ اس دوران میں قوم پرست چین کا نمائندہ بدستور اسمبلی میں موجود رہے گا۔

برطانیہ، ناروے، سویڈن، برما، پاکستان، یوگوسلاویہ اور سوویت بلاک کے ممالک نے ہندوستانی تجویز کی تائید کی۔ امریکہ نے اس تجویز کی پرزور مخالفت کرتے ہوئے کہا۔ سردست چینی نمائندگی کے مسئلہ پر غور نہیں کیا جا سکتا۔

جنرل اسمبلی کے سبکدوش ہونے والے جنرل رومولو نے اجلاس کا افتتاح کرتے ہوئے اجلاس میں شریک ۵۹ قوموں کے نمائندوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ اس وقت جبکہ انسانی امن اور اقوام متحدہ کی خاطر اپنی جانوں کی قربانی کر رہے ہیں محض زبانی الفاظ کافی نہیں۔

راوی کا پانی ابھی تک برابر چڑھ رہا ہے

سردار عبدالرب نشتر نے سیلاب زدہ علاقہ کا فضائی جائزہ لیا

لاہور ۲۱ ستمبر۔ راوی کی سطح آب پندرہ فٹ سے زائد بلند ہو جانے سے لاہور کی دو لاکھ آبادی کی نشیبی بستیاں زیر آب آگئی ہیں۔ یہ آبادیاں تباہی کے چنگل میں ہیں۔ گزشتہ سیلاب کا پانی ابھی نکلنے نہ پایا تھا کہ سہ روزہ مسلسل بارش نے مزید تباہی کا سامان کیا اور اب ان علاقوں میں چار چار فٹ پانی چڑھ آنے سے رہی سہی کسر بھی پوری ہوگئی۔

چناب کے سیلاب میں اور اضافہ ہو گیا ہے خانکی ہیڈ میں پانی کا نکاس آٹھ لاکھ کیوسک تک جا پہنچا ہے یہ مقدار ۱۹۲۶ء سے بھی زیادہ ہے۔ جس کا آج تک ریکارڈ تھا۔ حکام کو چناب کی صورت حال نے پریشان کر رکھا ہے اور جنہیں اس ہیڈ تک پہنچنے کا کوئی امکان نظر نہیں آتا۔ سیالکوٹ گجرات اور گوجرانوالہ کی اطلاعات بھی یہاں نہیں پہنچ رہی ہیں۔

باغبانپورہ، مصری شاہ، فیض باغ، بادامی باغ، موہنی روڈ، سنت نگر، رام نگر، کرشن نگر اور راج گڑھ کے علاقوں کے دس ہزار کے قریب لوگ پانچ امدادی مرکزوں میں پناہ لے رہے ہیں اور سب سے زیادہ اشخاص شاہی قلعہ کی تاریخی عمارت میں سرچھپائے ہوئے ہیں۔ ایم۔اے۔او کالج کا امدادی مرکز دوسرے درجہ پر ہے جہاں بے شمار مویشی بھی پناہ لئے ہوئے ہیں۔

پنجاب کے گورنر سردار عبدالرب نشتر بذریعہ ہوائی جہاز راولپنڈی سے لاہور پہنچے۔ انہوں نے سیلاب زدہ اضلاع کا فضائی جائزہ لیا اور فوج اور سول کے اعلیٰ حکام سے طویل گفتگو کی۔ گورنر پنجاب کو امدادی پروگرام سے آگاہ کیا گیا۔ اس کانفرنس میں لاہور کے جنرل افسر کمانڈنگ جنرل اعظم اور کمشنر لاہور سید فدا حسین شریک ہوئے۔

سیلاب زدہ علاقوں میں بے شمار کشتیاں گھوم رہی ہیں اور ان لوگوں کو سامان خورد و نوش پہنچانے کا اہتمام کر رہی ہیں۔ فوج کے سپاہی جہاں لوگوں کو غیر محفوظ جگہوں سے نکالنے میں مصروف ہیں۔ علاوہ ازیں ایسا انتظام بھی کر رہے ہیں کہ سیلاب زدہ علاقے میں لوٹ مار کی کوئی واردات نہ ہونے پائے۔

میجر جنرل اعظم اور سید فدا حسین کمشنر لاہور نے سیلاب زدہ علاقوں کا دورہ کیا اور حکام نے شاہدرہ کے بجلی گھر کا معائنہ بھی کیا۔ اسے سیلاب کی دست برد سے بچانے کیلئے پانچ ہزار ریت کی بوریوں کا بندوبست کیا گیا جو بجلی گھر کی حفاظت کیلئے مفید کام دیں گی۔ (امروز)

ایک نیا برقی بلب

نیویارک ۲۱ ستمبر۔ جنرل الیکٹرک نے بلب کا ایک نیا نمونہ تیار کیا ہے جس کے ذریعہ کچھ حد تک وہ خوشگوار تازہ مہک پیدا کی جا سکتی ہے۔ جو پہاڑوں پر برف کے طوفانوں کے وقت پیدا ہوتی ہے۔ اس بلب کا قطر ڈیڑھ انچ سے بھی کم ہے۔ اس سے اوزون پیدا ہوتا ہے۔ مگر آنکھیں الٹرا وائلٹ شعاعوں سے محفوظ رہتی ہیں۔

اس وقت یہ بلب کپڑے خشک کرنے اور مٹھائیاں بنانے کی مشینوں میں استعمال ہو رہا ہے جی۔ ای انجنیئروں کا دعویٰ ہے کہ ۱۰۰۰ مکعب فٹ کے کمروں کی بو ختم کرنے میں بلب استعمال ہو سکتا ہے۔ (اسٹار)

۲۲۷ سوالات ۲۰ قراردادیں اور ۶ بل

ڈھاکہ ۲۱ ستمبر۔ مسٹر نور احمد نے مشرقی بنگال کی طرف سے مجلس دستور ساز کے ممبر کی حیثیت سے مجلس دستور ساز کے اگلے اجلاس میں ۲۲۷ سوالات ۲۰ قراردادیں اور ۶ بل پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے۔

اردو کو بھارت میں وہ جگہ نہیں دی گئی جس کی وہ مستحق تھی

لکھنؤ ۲۱ ستمبر۔ لکھنؤ یونیورسٹی کے وائس چانسلر آچاریہ نریندر دیو نے یونیورسٹی کی اردو سوسائٹی کے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اردو زبان عوام سے بہت قریب ہے۔ لیکن اس افراتفری کے دور میں اس کو وہ جگہ نہیں دی گئی ہے جس کی وہ مستحق ہے۔

انہوں نے اردو دوست حضرات کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ اردو سے جو بے اعتنائی برتی جا رہی ہے آپ اس سے افسردہ خاطر نہ ہوں۔ عوام کی زبان کو مٹا دینا کوئی آسان کام نہیں۔

آچاریہ جی نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ اردو کا افسانوی اور شعری ادب ہندوستان کی کسی دوسری زبان سے کم پایہ کا نہیں ہے بلکہ بیشتر زبانوں سے بلند ہے جلسہ کی صدارت آچاریہ نریندر دیو جی نے کی جلسہ میں نیاز فتح پوری نے غالب کی شاعری کے بارے میں ایک مقالہ پڑھا۔ اسرار مجاز ردولوی۔ باقر رضوی نے آغاز کی۔ سلام مچھلی شہری اور باقر مہدی نے اپنا کلام سنایا۔

سوسائٹی کی طرف سے جلسہ کے بعد مہمانوں کی چائے سے تواضع کی گئی۔

ملیریا کے خلاف مہم

ہونڈوراس ۲۱ ستمبر۔ برطانوی ہونڈوراس میں ملیریا کے خلاف ایک دو سالہ مہم شروع کی گئی ہے اس مہم کا مقصد یہ ہے کہ دو سال تک ہر مکان میں سال میں دو دفعہ پانچ فیصدی ڈی۔ڈی۔ٹی ملا ہوا مرکب چھڑکا جایا کرے۔ ہزاروں مکانوں میں یہ مرکب چھڑکا جا چکا ہے۔

امید کی جاتی ہے کہ جن طریقوں سے برطانوی گائنا اور قبرص سے ملیریا بالکل ختم کر دیا گیا۔ انہی طریقوں سے برطانوی ہونڈوراس میں بھی ملیریا کے خلاف مہم میں کامیابی حاصل کی جائے گی۔

سارے برطانوی ہونڈوراس میں ملیریا پھیلا ہوا ہے اور وہاں کے باشندوں کی صحت کی خرابی کی بڑی وجہ یہی ہے (اسٹار)

مالٹا میں تمام سکول بند کر دیئے گئے

ویلیٹا مالٹا ۲۱ ستمبر۔ گورنر نے حکم دیا ہے کہ بچوں کے فالج کی وبا ختم ہونے تک مالٹا کے تمام اسکول بند کر دیئے جائیں۔

اب تک سو افراد اس کا شکار ہو چکے ہیں۔ یہاں اس سے پہلے اس مرض سے اتنی موتیں کبھی نہیں ہوئی تھیں۔ اسکول کے بچوں کے لئے سینما جانا بھی ممنوع قرار دیا گیا ہے (اسٹار)

چھوٹے بچوں کی چور بازاری

نیویارک ۲۱ ستمبر۔ ٹینسی کے گورنر نے بچوں کی مبینہ چور بازاری کے متعلق تحقیقات کا حکم دیا ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ گود لینے کے لئے درجنوں بچے مہیا کئے گئے ہیں۔ ہالی وڈ کے فلمی اداکاروں کو بھی متعدد بچے دئے گئے ہیں۔ کہا جاتا ہے۔ کہ میمفس کی ایک عورت سے جو یہ کاروبار کر رہی ہے۔ اخراجات سفر کے بہانے سے ۳۵۰۰۰ پونڈ وصول کر لئے ہیں۔ ہر بچہ کی قیمت ۲۷۰ پونڈ ادا کی گئی۔ (اسٹار)

سنگاپور میں نیا بجلی گھر

سنگاپور ۲۱ ستمبر۔ سنگاپور کی میونسپلٹی پسیر پینجنگ میں ۱۲۰۰۰۰۰۰ روپے کے صرفہ سے جو بجلی گھر بنانے والی ہے۔ اس پر آئندہ آئندہ جنوری سے کام شروع ہو جائیگا بسنہ ۱۹۵۲ء کے ختم ہوتے ہوتے نوآبادی کو اسی اسٹیشن سے بجلی مہیا ہو سکیگی۔ اس وقت تک وہاں ایک ٹربو الٹرنیٹر بھی لگ چکا ہوگا۔ سنگاپور اور انگلستان سے ٹنڈر طلب کئے گئے ہیں۔ توقع ہے۔ کہ اسی سال نومبر میں آخری سفارشات کمشنروں کے سامنے پیش کر دی جائیں گی۔ کمشنروں نے ۰۰۰۰۰۰ اور ...

سرنگ صاف کرنیوالے جہاز

لنڈن ۲۱ ستمبر۔ محفوظ دستہ کے سرنگ صاف کرنے والے جہازوں کی مرمت کے علاوہ برطانوی بحریہ متعدد ایسے نئے جہاز بنانے کے آرڈر دینے والا ہے۔ مرمت شدہ جہاز آئندہ چھ مہینوں میں کام کے لائق ہو جائیں گے۔ اسی لئے ملاحوں کو نئے قسم کے سرنگوں کی تربیت دی جا رہی ہے۔ جو جنگ کے بعد ایجاد ہوئے ہیں اور جن کے لئے نئے طریقۂ کار کی ضرورت ہے۔ (اسٹار)

سنگاپور میں مزید نرسوں کی ضرورت

سنگاپور ۲۱ ستمبر۔ سنگاپور میں نرسوں کی اسقدر شدید کمی ہوگئی ہے کہ اگر حالت زیادہ خراب ہوئی تو ہسپتالوں کے چند وارڈ کو بند کر دینا ہوگا۔ اس وقت جنرل ہسپتال میں پانچ اور ٹان ٹوک ہسپتال میں متعدد وارڈ ایسے ہیں جن کو جنگ ختم ہونے کے بعد نرسوں کی کمی کی وجہ سے دوبارہ نہیں کھولا جا سکا۔ سنگاپور میں نرسوں کی بڑی سسٹر مس ای۔ ایم۔ ایل نے کہا ہے کہ ۱۱۵ نرسوں کی فوری ضرورت ہے۔ (اسٹار)